واقفات نو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اس نے اپنا ماسٹرز مکمل کرلیا اور ٹیچنگ کورس بھی مکمل کرلیا ہے اب اگلا قدم کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی تو ٹیچنگ میں تجربہ حاصل کریں اور ساتھ ساتھ جماعت میں بھی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ مجھے بھی لکھ دیں تا کہ آپ کو تحریری جواب بھی آجائے۔ اور اگر ٹیچنگ میں جاب وغیرہ نہیں ملتی تو عائشہ اکیڈمی میں کوشش کریں۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں نبوت اور خلافت کے بعد دو قسم کی بادشاہتوں کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بادشاہت ایسی ہوگی جس میں دنیا داری ہوگی لیکن دین بھی ہوگا اور انصاف بھی ہوگا۔ لیکن ایسے بادشاہ بھی ہوں گے جو انصاف نہیں کریں گے۔ اسکے بعد زیادہ ظلم کرنے والے بادشاہ آجائیں گے جو ظالم ہوں گے۔ مثلاً آجکل شام میں بادشاہت بنی ہوئی ہے اسی طرح اس سے پہلے اسلام میں بہت سے ظالم بادشاہ گزر چکے ہیں۔ اس کا ذکر ایک اور جگہ بھی آیا ہے کہ پہلے تین سو سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کے زمانہ میں دین کی طرف رغبت زیادہ ہوگی پھر اگلا جو ایک ہزار سال ہے وہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی بہت ہی Dark age ہے۔ اس Dark age میں زیادہ ظالم بادشاہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسلمانوں کی بھی pockets بنتی رہی ہیں یا وہ ایک علاقہ میں بھی اکٹھیو کررہتے رہے ہیں۔ سپین میں بادشاہت مختلف تھی، ایشیا میں مختلف تھی اور برصغیر میں علیحدہ تھی۔ ایک وقت ایسا آیا تھا کہ برصغیر کی بادشاہت تو Russia تک پہنچی ہوئی تھی بلکہ یورپ میں ترکی تک تھی۔ ان میں ظالم بادشاہ بھی گزرے ہیں۔ ان میں دین کم تھا اور دنیا زیادہ تھی۔ اور جنگیں بھی دنیا کیلئے ہوتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس سے یہ مراد ہے کہ دو مختلف زمانے ہیں۔ پہلا زمانہ پہلے 300 سال کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کا زمانہ ہے جو صحابہ یا صحابہ کو دیکھنے والوں کا زمانہ ہے۔ پھر ایک ہزار سال کا زمانہ بالکل اور طرح کا تھا۔ جو فیج اعوج کا زمانہ ہے جب اسلام کی تعلیمات بھلا دی گئیں۔

۞......ایک واقفہ نو نے پردہ کے متعلق سوال کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم headscarf لے لو اور تم میں اتنا زیادہ Confidence ہونا چاہیے کہ اگر تمہیں کوئی کچھ کہے تو کہو کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میں اس تعلیم پر عمل کرتی ہوں جو ہمارے قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ پچھلی دفعہ میں نے امریکہ میں یہی کہا تھا تو ایک لڑکی نے کہا کہ پہلے مجھے شرم آتی تھی پھر میں نے سوچا کہ میں نے آج سے ہی اسکارف لے لینا ہے اور اسکارف لے لیا اور کچھ نہیں ہوا۔ یہاں کی مقامی کینیڈین خواتین بھی سردیوں میں، برف میں اسکارف لے کے پھرتی ہیں۔ ان میں سے بعض سردی سے بچنے کیلئے ٹوپی لیتی ہیں اور بعض اسکارف لیتی ہیں۔ پُرانے زمانہ میں عیسائی عورتیں جو مہذب عورتیں تھیں وہ اسکارف لیا کرتی تھیں۔ ابھی بھی بوڑھی عورتوں کو دیکھو وہ اسکارف باندھتی ہیں۔ پس کوئی خوبصورت سا اسکارف لے لیا کرو خود ہی لڑکیاں کہیں گی کہ بڑا اچھا ہے۔ پہلے بے شک Printed اسکارف پہن لو۔ پہنو تو سہی اور پھر آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی تو تم پھر صحیح حجاب پہننا شروع کردو گی۔

۞......پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں حجاب لیتی ہوں تو لوگ مسلمانوں سے خوف رکھنے کی وجہ سے بات نہیں کرتے خاص طور پر وہ لوگ جو پہلے کسی مسلمان سے نہیں ملے ہوتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک Badge بناؤ اور اس پر ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا ہو اور وہ لگا کر پھرا کرو تو پھر وہ تم سے نہیں ڈریں گے۔

۞......اِسی واقفہ نے عرض کی کہ بعض لڑکیاں سوال کرتی ہیں کہ اسلام عورت کو Oppress کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان کو کہو کہ اسلام زبردستی نہیں کرتا۔ میں نے تو خوشی سے پہنا ہے اور اُن سے پوچھو کہ کیا تمہاری گورنمنٹیں زبردستی نہیں کرتیں؟ جن گورنمنٹوں نے یہ قانون بنادیا ہے کہ حجاب یا اسکارف نہیں لے سکتیں تو یہ بھی زبردستی ہے۔ کسی کو زبردستی حجاب یا نقاب پہنانا oppression ہے تو زبردستی نقاب اُتروانا بھی تو Oppression ہے۔ یہ بھی تو ظلم ہے۔ ان کو کہو کہ میں جواب بعد میں دوں گی لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ یورپ کے بعض ممالک فرانس وغیرہ میں یہ کیوں قانون بنایا گیا ہے کہ حجاب نہیں لے سکتیں یا اسکارف نہیں لے سکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان سے کہو جب سردیوں میں برف پڑتی ہے تو آپ لوگ فوراً کانوں پر اسکارف باندھ لیتے ہیں تو ہم کیوں نہیں لے سکتے؟ ان کو کہو کہ میں اپنے مذہب پر عمل کرنے والی ہوں اور میری ایک شناخت ہے اور اس کی ایک وجہ ہے جو میں نے اسکارف لیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یو کے میں ایک رائٹر عورت ہے۔ اس نے اخبار میں ایک آرٹیکل لکھا کہ جو مرد کہتے ہیں کہ حجاب اتار دو اور اسکارف نہ لو اور آزادی کی باتیں کرتے ہیں وہ یہ اسلئے نہیں کرتے کہ ان کو عورت سے ہمدردی ہے۔ ان کو صرف ایک Lust اور Satisfaction چاہئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ایک مبلغ تھے۔ انہوں نے ہزاروں میل سائیکل پر سفر کیا ہوا ہے۔ پاکستان سے انڈیا پھر بنگلہ دیش پتہ نہیں کہاں کہاں پھر چکے ہیں۔ انہوں نے سائیکل کے اوپر بہت سارے مختلف پیغامات کے چھوٹے چھوٹے کارڈز لگائے ہوتے تھے۔ تو تم بھی یہی کیا کرو اور روزانہ کوئی نہ کوئی چیز پمفلٹ وغیرہ لے جایا کرو۔ Message of Peace کے فلائرز تقسیم کرنا شروع کرو پھر بھی جو ہچکچاتے ہیں اور Interact نہیں کرتے تو تم خود ان سے بات کرو تو Interaction شروع ہو جائے گی۔

۞......اسی واقفہ نے کہا کہ تبلیغ کے لئے Sleeves پر جیسے وقفِ نو کے بنیادی ماٹوز ہیں وہ ہم لکھ لیا کریں اور پھر وہ لوگ خود ہی پوچھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پیغام دے سکتی ہو۔ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو تم اپنا Badge بنا سکتی ہو۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

۞......پھر ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ میری ایک غیر احمدی دوست کہتی ہے کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔ اس کو کیا جواب دینا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک احادیث سے ثابت ہے عشاء کی نماز میں چار فرض اور دو سنتیں ہیں۔ اسکے بعد دو نفل بھی پڑھ سکتے ہیں یہ ٹوٹل آٹھ ہوگئے اور اگر رات کو وتر پڑھنے ہیں تو تین وتر یہ گیارہ ہوگئے۔ باقی یہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ جب مسجد میں آؤ اور امام کا انتظار ہو تو دو نفل پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ایک جائز چیز ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ یا تیرہ نفل وتر ملا کر پڑھتے تھے۔ آٹھ نفل اور تین وتر یہ گیارہ ہوگئے یا دس نفل اور تین وتر تیرہ بن گئے۔ یہ باتیں احادیث سے بھی ثابت ہیں اور بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت تھی۔ ہوسکتا ہے کہ ایک آدھ موقع پر عشاء کے بعد کہیں نفل پڑھ لئے ہوں اور راوی نے بیان کر دیا ہو اور وہ سترہ بنا دیئے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کا ایسا وقت ہو کہ عشاء کے چار فرض اور دو سنتوں کے علاوہ آٹھ نفل اور تین وتر پڑھ لئے ہوں اور ٹوٹل سترہ ہوگئے ہوں۔ اور یہ اس وقت کی عام بات نہیں تھی کہ سترہ رکعتیں ہوں۔ تم ان سے پوچھو کہ وہ حدیث نکال کر دکھائے جس میں لکھا ہو کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک واقفہ نو سے دریافت فرمایا کہ بڑی ہو کر کیا کرو گی تو اُس نے کہا کہ میں Psychology میں ماسٹرز کروں گی۔

اس پر حضورِ انور نے **ایک لطیفہ سنایا کہ:** ایک لڑکا Psychology پڑھ رہا تھا تو ایک دن گھر میں کھانے کی میز پر اس کی ماں نے پوچھا کہ آجکل تم کیا پڑھ رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں Logic پڑھ رہا ہوں یعنی ایک اور ایک کو تین ثابت کرنا۔ تو وہاں چکن کے دو پیس پڑے تھے۔ اُس کے باپ نے ایک اپنی پلیٹ میں رکھ لیا اور دوسرا اُس کی ماں کی پلیٹ میں اور اپنے بیٹے سے کہا کہ تم ایک اور ایک کو تین ثابت کرتے ہو نا تو تیسرا تم لے لو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں Linguist اور فرنچ کے مضامین پڑھ رہی ہوں تو میرا سوال ہے کہ جماعت کو کس زبان میں ٹرانسلیٹرز کی ضرورت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر زبان میں ضرورت ہے۔ جس میں آپکو دلچسپی ہے اُس میں پڑھو۔ اور پھر پڑھنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ اب ہم کہیں جا رہے ہیں۔

پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری سنّی دوست کہتی ہے کہ احمدی اتنی نمازیں کیوں جمع کرتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نمازیں جمع کرنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی دینی اجتماع یا کوئی پروگرام ہو رہا ہے یا جلسہ ہو رہا ہے اور وہاں اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں کہ کھانے وغیرہ اور دیگر سارے پروگرام کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو اُس وقت کھانے کے وقفہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتے ہیں تا کہ اس کے بعد پروگرام دوبارہ جاری رہے۔ اس میں کوئی اور پروگرام نہیں ہو رہا۔ کھیل کود نہیں ہو رہی صِرف تربیت کیلئے اجتماع ہے اور اگر کھیلیں بھی ساتھ ہو رہی ہیں تو وہ بھی تربیت کا حصہ ہے۔ ایک حدیث ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ تو ان پروگراموں اور اجتماعات کا یہ مقصد بھی ہے کہ ڈسپلن پیدا ہو اور دین کے ساتھ تعلق بھی پیدا ہو۔ تو اس میں اگر آپ نمازیں جمع کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہاں سردیوں میں اتنا کم وقت ہوتا ہے کہ اگر آپ اسکول، کالج یا یونیورسٹی وغیرہ میں ہوں تو ظہر

کی نماز اگر آپ نے وہاں پڑھی ہے تو آدھے گھنٹے بعد عصر پڑھنی پڑے گی اور کالج یونیورسٹی وغیرہ میں شاید ایک وقت میں نماز کی بریک پندرہ بیس منٹ دیں تو دوبارہ نماز کیلئے اجازت نہیں ملے گی اور اگر گھر آ کر پڑھیں تو نماز کا وقت نکل جائے گا۔ اسلئے بہتر ہے کہ اس بریک میں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لیں۔ پھر جب گرمیاں آتی ہیں تو لمبے دن ہو جاتے ہیں اور اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ رات کے دس بجے یہاں سورج غروب ہوتا ہے اس میں آپ مغرب پڑھیں گے اور رات کے بارہ بجے عشاء پڑھیں گے۔ پھر صبح سورج جلدی طلوع ہوتا ہے۔ اس لئے وقت کی بہت زیادہ تاخیر ہوجانے کی وجہ سے سہولت کیلئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر سکتے ہیں۔ اسلام دینِ یُسر ہے۔ یعنی آسانی کا مذہب ہے۔ تنگی کا دین نہیں ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں کے لئے اجازت ہے کہ نماز جمع کر کے پڑھ لو۔ ہم جب جمع کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہ سردیوں میں وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور ظہر وعصر کی نماز جمع کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد موسم کھل جائے تو ہم مسجدوں میں نمازیں نہیں جمع کرتے یا گرمیوں کے دنوں میں مغرب وعشاء کی نماز مہینہ ڈیڑھ مہینہ شاید جمع کرنی پڑتی ہے باقی سارا سال تو نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں تو زیادہ جمع نہیں کرتا۔ اگر میں نمازیں جمع کرتا ہوں تو صرف سردیوں میں مہینہ سوا مہینہ ظہر وعصر کی اور گرمیوں میں مہینہ سوا مہینہ مغرب عشاء کی جمع ہوتی ہیں۔ باقی دس مہینے میں پانچوں نمازیں مسجد میں علیحدہ علیحدہ پڑھتا ہوں۔ Functions، اجتماعات اور جلسوں پر ہم جمع کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسانی اور سہولت پیدا کرنے کیلئے اسکی اجازت دی ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا یہ کہ دینی کام اور تبلیغی کام کی بڑی اہمیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نمازیں جمع ہوں گی۔ اس لئے کہ لوگ دینی کاموں مصروف ہوں گے۔ یہ دنیاوی کاموں کے لئے نہیں ہے۔ ایک یہ بھی اس حدیث کا مطلب لیا جا سکتا ہے کہ لوگ دنیاوی کاموں میں اتنے مصروف ہوجائیں گے اور کہیں گے کہ نمازیں ہمارے گلے پڑ گئی ہیں۔ وہ اپنے گلے سے اتارنے کے لئے جمع کریں گے۔ لیکن ایسے لوگ پھر نمازیں پڑھتے بھی نہیں۔ میں بہت سے لوگوں سے پوچھتا ہوں اکثر لوگ دن میں تین یا چار نمازیں ہی پڑھتے ہیں۔ لگتا ہے کہ ایک یا دو نمازیں معاف کروا کے آئے ہیں۔ تو اپنی دوست سے کہو کہ کچھ Reasons ہیں جن کی وجہ سے نمازیں جمع کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض غیر احمدیوں نے یہ معمول بنایا ہوا ہے کہ اچھا آپ جمع نہ کریں لیکن پانچ منٹ انتظار کر کے اگلی نماز پڑھ لیں تو پھر جمع نہیں ہوتی۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور جمع نہیں کر رہے اور وقت ہے تو پہلے چار سنتیں پڑھنی ہیں بعد میں بھی چار سنتیں پڑھنی ہیں اور اگر وقت نہیں ہے تو صرف دو سنتیں پڑھنی ہیں۔ تو اس میں بھی وقت لگتا ہے۔ پانچ منٹ تو نہیں لگتے۔ ٹکریں تو نہیں مارنی۔ نماز پڑھنی ہے تو طریقہ سے پڑھنی چاہیے۔ ایک نماز پڑھنے میں کم از کم 15 سے 25 منٹ لگتے ہیں۔ چار رکعتیں بھی پڑھیں تو 10۔15 منٹ کا وقفہ دے کے پڑھو تو یہ ممکن نہیں ہوسکتا۔ یہ لوگ تو اتنی جلدی جلدی نمازیں پڑھتے ہیں کہ پتہ نہیں دعا کرتے بھی ہیں یا نہیں۔ کہنے کو تو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ٹکریں مار رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جس طرح مرغی ٹھونگیں مارتی ہے دانہ کھاتے ہوئے اس طرح سجدے کرتے ہیں۔ پس اس کا جواب یہ دیں کہ حدیثوں میں سہولت آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مواقع پر نمازیں جمع فرمائی ہیں۔ اور اس زمانے میں نمازیں ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ نمازیں جمع کر لی جائیں۔ نماز قضا ہونے سے بہتر ہے کہ جمع کرلو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ویسے جو یہاں مسجدوں میں عادت پڑ گئی ہے میں اس سے روکتا رہتا ہوں کہ سردیاں آئیں تو چار مہینے ظہر وعصر جمع کرتے ہیں اور گرمیاں آئیں گی تو چھ مہینے مغرب وعشاء جمع کرتے ہیں۔ یہ تو نمازیں نہ پڑھنے کا بہانہ ہے۔ اس لئے کہ میں وہاں لندن میں، یورپ میں اور یہاں بھی کئی دفعہ دیکھ چکا ہوں۔ بچوں نے اماں ابا کو صرف تین نمازیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ اس لئے بچوں سے پوچھو کتنی نمازیں ہیں تو بعض بچے کہتے ہیں تین نمازیں ہیں۔ اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جنگیں ہوتی تھیں تو کفار عورتیں مسلمانوں میں بطور لونڈیاں لائی جاتی تھیں۔ تو صحابہ کے ان سے تعلقات بھی ہوتے تھے تو کیا وہ نکاح کے متعلق تعلیم کے آنے سے پہلے ہوتے تھے یا بعد میں بھی ایسا ہی تھا؟

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا کہ: شادی بیاہ کیا ہے؟ سوسائٹی میں ایک اعلان ہے کہ یہ میری بیوی ہے۔ عرب میں جب پہلے جنگیں ہوتی تھیں تو اس وقت لوگوں کی سو سو بیویاں ہوتی تھیں اور اسلام سے پہلے عرب کے قبائل میں رواج تھا کہ جو لونڈی آئی اسے بیوی بنالیا۔ وہ اس وقت رواج تھا۔ جب تک اسلامی تعلیم نہیں آئی اس وقت مسلمانوں میں بھی یہ رواج تھا۔ لیکن ایک حد تک تھا اور limited تھا۔ اگر وہ بیوی بنانا چاہتے تو اجازت تھی۔ لیکن جب قرآنِ کریم نے حکم دے دیا اور واضح تعلیم آگئی اور قرآنِ کریم میں درج ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لونڈیوں کو رکھنا ہے تو ان سے نکاح کرو اور ان کے حق مہر مقرر کرو اور پھر اس تعلیم کو مزید پختہ کر دیا کہ تم نے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کرنی۔ اور اس میں مزید یہ بھی لکھ دیا کہ اگر تم انصاف نہیں کر سکتے تو ایک ہی کافی ہے۔

چونکہ جنگ کی وجہ سے عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ تو اسلام نے مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی کہ ان یتیم لڑکیوں سے یا بیواؤں سے شادی کروتا کہ تم شادی کر کے ان کے بچے پال سکو اور ان کا خیال رکھ سکو۔

پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ تعلیم آنے کے بعد کس طرح عمل ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب قرآن کریم کی تعلیم آگئی تو صحابہ سے بڑھ کر کون عمل کرنے والا تھا؟ قرآن مجید پر سب سے زیادہ وہی عمل کرتے تھے جن کے زمانے میں وہ اتر رہا تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تشریح فرما رہے تھے۔ قرآن کریم میں جہاں لونڈیوں سے نکاح کا لکھا ہے وہاں ان کا حق مہر بھی مقرر فرمایا ہے۔ اور پھر لونڈی اور غلاموں کو تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ویسے بھی ختم کر دیا کہ آج سے کوئی غلام نہیں ہے۔ اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھی غلام نہیں رکھے۔ ایک یہ ہے کہ کہیں سے عورت اغوا کی یا کہیں سے خریدی اور آگے بیچتے چلے گئے تو وہ لونڈی ہے۔ اور دوسرا جنگ کا مال ہے۔ یعنی ایک قبیلہ نے اسلام پر حملہ کیا۔ ان کے سارے لوگ حملہ آور ہوئے تو ان پر مسلمانوں نے جب فتح پائی تو ان میں فوجی بھی تھے اور عام پبلک بھی تھی جن میں خواتین بھی تھیں تو ان میں سے قیدی بنائے۔ اور پھر ان کو یہ سہولت دی کہ جو مرد یا عورتیں اپنا جرمانہ دے کر آزاد ہونا چاہتے ہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی طے کیا کہ اگر تم کام کر کے اتنی رقم دے دو تو تم آزاد ہو سکتے ہو۔ پھر اس کے علاوہ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر ان سے کوئی معاہدہ کرلو کہ تمہاری اتنی سروس کر دیں گے تو وہ بھی کر لو اور پھر اس کے بعد ان کو آزاد کر دو۔ پس جنہوں نے ظالمانہ طور پر مسلمانوں پر حملہ کیا، مسلمانوں نے ان کا جواب دیا اور ان کے مرد یا عورتوں کو غلام بنالیا۔ اگر سزا کے طور پر ان سے جو بھی سلوک کیا جائے منع نہیں تھا۔ اس دنیا میں بھی یہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں تو خدا تعالیٰ نے ان کا یہ honour رکھا ہے کہ تم نے اگر عورتوں کو رکھنا ہے تو ان سے شادیاں کرو۔ لونڈی بنانے کا رواج عربوں میں تھا وہ تو شروع سے ہی بند ہو گیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو ان کے سارے غلام آزاد کر دیئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ: میں ایک دفعہ سنّی دوست سے احمدیت کے بارہ میں بات کر رہی تھی اور اس کو بتا رہی تھی کہ ہمارے عقائد کیا ہیں اور یہ کہ ہم مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ گئے ہیں۔ تو وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں تو پھر دنیا میں کرپشن کیوں ہے؟ اس کا جواب کیا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسے کہو کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صحیح طریقہ سے ماننے والے ہیں ان میں کرپشن نہیں ہے اور وہ اسی لئے آئے ہیں۔ وہ آئے اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں اور میرے دو کام ہیں۔ ایک بندے کو خدا سے ملانا اور بندے کا جو دوسرے بندے پر حق ہے وہ اسے دلوانا۔ تو جب دوسروں کے حقوق ادا کرو گے تو کرپشن نہیں ہوگی۔ تو ان سے کہو کہ جماعت احمدیہ یہی کوشش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ہر خطبہ میں یہی سمجھاتا رہتا ہوں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمارے اندر اور دوسروں کی نسبت ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہیے اور ایک واضح فرق ہونا چاہئے۔ اور جو لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اسی لئے ہو رہے ہیں تا کہ ان برائیوں سے نجات ملے۔ اصل بات یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر حضرت مسیح موعود نے دمشق کے کنارے پہ اترنا ہے اور اس کے ساتھ مہدی معہود نے ہونا ہے تو تلوار لے کر کتنے لوگوں کو کرپشن سے دور کروائیں گے۔ دنیا میں تو بہت زیادہ کرپشن پھیلی ہوئی ہے۔ کیا وہ پہلے سعودی عرب سے شروع کرے گا پھر سیریا جائے گا جہاں بہت کرپشن ہوئی ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی نہیں ادا ہو رہے اور پھر ساری دنیا میں پھرتے پھرتے اس کی زندگی ختم ہوجائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کرپشن ختم کرنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم دے گا کہ جو اسلام کی اصل تعلیم ہوگی۔ اور اس تعلیم سے وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا اور اسلام کی صحیح تعلیم قائم کرے گا۔ اسی کو کرپشن ختم کرنا کہتے ہیں۔ کرپشن ڈنڈے کے زور سے تو نہیں ختم ہوسکتی۔ ویسے کس طرح کرپشن کا پتہ لگے گا؟ کیا پتہ کہ underhand کتنی کرپشن ہو رہی ہے؟ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم لائے گا کہ لوگ اپنی کرپشن سے توبہ واستغفار کریں۔ اور ہم یہی بتاتے رہتے ہیں۔ اور ہم تو مسلسل یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں جس سے کرپشن سے نجات مل سکتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔